(ب) بعض روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھنے کو بھی ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِکَ وَاَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَتَکَ (وَاَسْبِغْ) عَلَیْنَا مِنْ فَضْلِکَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ. [عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن یؤذن فقولوا. الحدیث. عمل الیوم واللیلہ، لابن سنیؒ. ۴۷]

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے ذکر کی اتنی توفیق عنایت فرما کہ ہمارے دلوں کے بند قفل (تالے) کھل جائیں اور اپنی نعمت ہم پر پوری فرمادے اور اپنا فضل کامل کردے اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرمادے۔ (آمین)

[۵] پھر اللہ سے اس کا فضل اور عافیت مانگے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے دنیا وآخرت کی عافیت مانگو۔ (اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے)

[٦] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذانِ مغرب کے وقت یہ کلمات کہو۔ **”اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ.“**

(زاد المعاد، عربی جدید، ص ۳۴۷ تا ۳۳۹، جلد ۲)

ترجمہ: یا اللہ! اس سہانے وقت میں جب کہ رات خراماں خراماں چلی آرہی ہے۔ دن اپنا منہ چھپانے کو ہے۔ خوش الحان مؤذنین تیرے نام کی صدائیں بلند کرتے ہوئے نماز کے لیے حاضری کی اطلاع دے رہے ہیں۔ میں تیری بارگاہ میں اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

[۷] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنتے کہ مؤذن **حی علی الفلاح** کہہ رہا ہے تو آپ (لاحول کے ساتھ) **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ.** بھی کہتے۔ اے اللہ ہم کو فلاح پانے والوں میں شامل کردے۔

(عن معاویہ بن ابی سفیان قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن قال: حی علی الفلاح. قال اللھم اجعلنا مفلحین.)

[”اذان“۔ مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی]

امریکہ چیلنجز کے نرغے میں

سید یونس الحسنی

صدر جان واکر بش عراق میں صحافی منتظرالزیدی سے جوتے کھا کر وائٹ ہاؤس سے کیمپ ڈیوڈ میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اُن کی آٹھ سالہ نفرت انگیز مہم جوئیوں نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو سابق سوویت یونین کی طرح ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں۔ اُس شخص نے عراق، افغان جنگ میں قومی خزانہ باپ کی ملکیت سمجھ کر بے دریغ خرچ کیا اور اب صورت حال یہ ہے کہ وہ جو ساری جنگیں یہودیوں کے تحفظ کے لیے لڑ رہا تھا بالآخر انہی کے ڈسنے سے قریب المرگ ہے، لیکن بش صدارت کے آخری ایام میں خود یہودی اس قابل نہیں رہے کہ کسی کے کام آسکیں۔ نوبت بہ ایں جا رسید کہ حکومت امریکہ نے اب خلیجی ممالک سے درخواست کی ہے کہ تین کھرب ڈالر دے کر امریکہ کو شدید کساد بازاری سے بچالیں۔ اصل بیان یوں ہے:

> ''امریکی حکومت نے عالمی مالیاتی بحران سے نمٹنے کے لیے خلیجی ممالک سے مدد طلب کی ہے۔ جمعرات کو کویت کے نامور روزنامے کے مطابق واشنگٹن نے حالیہ بحران سے نمٹنے کے لیے خلیجی ممالک کو تین کھرب ڈالر کی مالی مدد فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ اخبار کے مطابق امریکی حکام نے سعودی عرب کو یک صد بیس ارب ڈالر متحدہ عرب امارات کو ۷۷ ارب ڈالر، قطر کو ۶۰ ارب ڈالر اور کویت کو چالیس ارب ڈالر کی مالیاتی مدد فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ رقم امریکی معیشت کو کساد بازاری کا شکار ہونے سے بچانے اور مارکیٹ میں سرمائے کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے استعمال کی جائے گی۔ اس رقم سے خسارے کا شکار آٹو موبائل صنعت، بینکوں اور دیگر مالیاتی کمپنیوں کی امداد بھی کی جاسکتی ہے۔'' (روزنامہ 'جنگ' لاہور، ۲۱ر نومبر ۲۰۰۸ء)

نومنتخب امریکی صدر باراک اوباما ابھی وائٹ ہاؤس میں داخل نہیں ہوئے اور مسائل کی گھمبیرتا منہ کھولے شدت سے ان کی منتظر ہے۔ امریکی معیشت کی بحالی، بنیادی قومی ڈھانچے کی تشکیل و تعمیر نو، نیز ہیلتھ کیئر اوّلین ترجیح ہوگی یا بیرونی مہم جوئیاں، یہ فیصلہ وہ خود کریں گے۔ وعدے کے مطابق عراق سے مکمل عسکری انخلاء اور افغان جنگ میں تیزی لانا عالمی مبصرین کے مطابق دوست حکمت عملی ہرگز نہیں۔ سچ تو یہ ہے انھیں امریکہ کو ارتحال سے بچانے کے لیے مشرقِ